بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل
روزنامہ
قادیان

یوم چہارشنبہ

جلد ۳۲ | ۱۸ ماہ اخاء ۱۳۲۳ ہش | ۳۰ شوال ۱۳۶۳ھ | ۱۸ اکتوبر ۱۹۴۴ء | نمبر ۲۴۴

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۶ ماہ اخاء سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق آج ساڑھے چھ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت دانت درد کی وجہ سے تاحال ناساز ہے احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت ویسی ہی ہے۔ دعائے صحت کی جائے۔

حضرت نواب محمد علی خان صاحب کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

مکرم اخوند محمد اکبر خان صاحب ریٹائرڈ ڈی ایس پی ۔ ڈی ۔ سی قادیان کئی دنوں سے بخار اور درد گردہ بیمار ہیں۔ اور بہت کمزور ہو گئے ہیں۔ صحت کے لئے دعا کی جائے۔

حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ و پرنسپل تعلیم الاسلام کالج آج شام کی گاڑی سے شملہ تشریف لے گئے ہیں — آنریبل چودھری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کل شام لاہور تشریف

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین الاقوامی امن کے متعلق اسلام کا ایک بہت بڑا اصل
جس کا انکار کرنے کے بعد اب یورپ اسے اہم قرار دے رہا ہے

اسلام کی صداقت کا اس سے بڑھ کر اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے۔ کہ دنیا کو آج جو اہم مسائل درپیش ہیں۔ ان کا حل آج سے ساڑھے تیرہ سو سال قبل قرآن کریم میں موجود ہے۔ اور ایسا کامل حل موجود ہے۔ کہ جب تک دنیا اس کی طرف متوجہ نہ ہوگی۔ اور اس پر عمل نہ کرے گی اس وقت تک خواہ ہزار کوشش کرے۔ اپنے مقصد اور مدعا میں ناکام ہی رہیگی۔

اس قسم کے مسائل میں سے ایک نہایت اہم اور ضروری مسئلہ اتحاد بین الاقوام ہے جس کی طرف دنیا کی بڑی بڑی حکومتوں کی توجہ گزشتہ جنگ عظیم کے بعد ہوئی۔ اور اب موجودہ جنگ ختم ہونے سے پہلے ہی ہو رہی ہے۔ پہلی دفعہ فاتح اقوام نے اس غرض کے لئے جو لیگ آف نیشنز بنائی۔ وہ اس لئے اپنے مقصد اور مدعا میں ناکام رہی۔ کہ اس کے لئے اسلام نے جو اصول بیان کئے ہیں۔ انکو نظر انداز کر دیا گیا۔ اور باوجود بار بار ان کیطرف توجہ دلانے کے نظر انداز کر دیا گیا۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ۱۹۲۴ء میں اپنی کتاب "احمدیت یعنی حقیقی اسلام" میں ان اصول کو قرآن کریم کی آیات کی روشنی میں بیان فرمایا جن پر اسلام نے لیگ آف نیشنز کی بنیاد رکھی ہے۔ اور جو دنیا میں قیام امن کا صحیح طریق پیش کرتے ہیں۔

پھر جب حضور ولایت تشریف لے گئے۔ تو وہاں مختلف لیکچروں میں جو اعلےٰ پایہ کے سیاستدانوں کے مجمع میں ہوتے تھے۔ نہایت وضاحت اور تفصیل کے ساتھ ان اصول کا ذکر فرمایا۔ اس کے بعد ۱۹۳۸ء کے جلسہ سالانہ میں حضور نے سیاسیات عالم پر لیکچر دیتے ہوئے بڑی تفصیل سے بیان کیا۔ کہ جب تک قرآنی اصول پر لیگ آف نیشنز کی بنیاد نہیں رکھی جائیگی۔ اس وقت تک دنیا کو بین الاقوامی جنگوں سے کبھی نجات حاصل نہ ہوگی نہ امن قائم ہوگا

مگر اس طرف نہ صرف توجہ نہ کی گئی۔ بلکہ ان اصول کو مضر اور نقصان رساں قرار دے کر ان کی خلاف ورزی کی گئی۔ مثلاً حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ان اصول میں سے ایک اصل یہ بیان فرمایا۔ کہ دنیا میں امن قائم کرنے والی لیگ آف نیشنز کے لئے ضروری ہے۔ کہ اس کے پاس کافی فوجی طاقت ہو۔ کیونکہ جب تک اس کے پاس کافی فوجی طاقت نہ ہوگی۔ وہ امن شکنی کرنے والی حکومت کو اس کے اقدام سے روک نہ سکے گی۔ اور جب ایک دفعہ جنگ شروع ہو جائے گی۔ تو پھر جنگل کی آگ کی طرح پھیل کر ساری دنیا کا امن برباد کر دے گی۔ لیکن اس کے متعلق کہا گیا۔ کہ یہ تو وہی پرانی جنگی سپرٹ ہے۔ جو دنیا میں پہلے سے موجود ہے۔ اور جسے ختم کرنا لیگ کا کام ہے لیگ کے اصول ایسے رکھے گئے ہیں۔ کہ ان کی موجودگی میں فوجی طاقت استعمال کرنے کی ضرورت ہی پیش نہیں آ سکتی۔ لیکن جب وقت آیا تو لیگ بالکل ناکام رہی۔ اور ایسی جنگ شروع ہو گئی۔ جو خونریزی۔ تباہی۔ بربادی اور نقصان رسانی کی وجہ سے پہلی تمام جنگوں کو مات کر گئی۔

اب یورپین مدبرین کی آنکھیں کھل رہی ہیں۔ اور وہ قیام امن کے ادارہ کے لئے بہت بڑی فوجی طاقت کی ضرورت کا اقرار کر رہے ہیں۔ چنانچہ لنڈن کی ۱۰ اکتوبر کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ

"جنگ کے بعد بین الاقوامی تنازعات اور جھگڑوں کو نپٹانے کے لئے اتحادی اقوام نے ایک سکیم بنائی ہے جس کا مدعا یہ ہے۔ کہ پہلے متعلقہ ممالک انہیں گفت و شنید کے ذریعہ نپٹائیں یا کسی کو ثالث بنائیں۔ یا کوئی اور پُرامن طریقہ اختیار کریں۔ اگر ایسا نہ ہو سکے تو سیکیورٹی کونسل اس معاملہ کو بذات خود اپنے ہاتھ میں لے گی۔ اگر عدالت میں اس کا فیصلہ ہو سکتا ہو۔ تو وہاں بھیج دے گی۔ اور سوچے گی۔ کہ کونسا طریقہ عدم تشدد کا کارگر ہو سکتا ہے۔ اس میں ڈپلومیٹک اور اقتصادی دباؤ۔ ریل، سمندر، ہوا، ڈاکخانہ تار، ریڈیو اور دیگر ذرائع آمد و رفت میں مکمل رکاوٹ ڈال جائے گی۔ اور اقتصادی اور سفارتی تعلقات توڑ دیئے جائینگے سیکیورٹی کونسل کی سفارش کے مطابق جنرل اسمبلی کے ممبر عمل کریں گے۔ کونسل کو یہ اختیار ہوگا۔ کہ وہ حسب ضرورت بحری۔ بری اور ہوائی فوجیں استعمال کرے۔ اور اسمبلی کے ممبران کو لازمی ہوگا۔ کہ وہ معاہدوں کی رو سے اپنی افواج کونسل کے حوالے کریں۔ تاکہ وہ عملی اقدام کر سکے۔ کونسل کی امداد کے لئے ایک فوجی مشاورتی کمیٹی ہوگی اس میں برطانیہ، امریکہ، روس، چین، فرانس اور دیگر نمائندوں کے چیف آف سٹاف شامل ہوں گے۔ جنرل اسمبلی اور سیکیورٹی کونسل کے انتخاب کے لئے بھی خاص قواعد مقرر ہوں گے۔ جنرل اسمبلی کے کچھ ممبر مستقل ہوں گے۔ اور باقی عارضی جو یکے بعد دیگرے بدلتے رہیں گے"

(پربھارت ۱۲ اکتوبر)

ایڈیٹر: غلام نبی

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا۔

اس وقت یہ سطور جس مقصد کیلئے پیش کی گئی ہیں۔ وہ یہ ہے کہ فوجی طاقت سے کام لینے اور فوج کی امداد حاصل کرنے کو آرگنائزر سب سے اہم طریق قرار دیا جا رہا ہے۔

اس طرح یہ بھی شائع ہوا ہے۔ کہ "ہوس آف لارڈز کے لیڈر لارڈ بورن نے بین الاقوامی امن کانفرنس کے قیام کے سوال پر جواب دیتے ہوئے کہا۔ کہ ڈمبرٹن اوکس کانفرنس کی تجاویز کی رو سے بین الاقوامی تحفظ کی ذمہ داری ان چار ملکوں پر عائد کی ہے جو اس فرض کو انجام دے سکتے ہیں۔ اگر ضرورت پڑے۔ تو امن قائم کرنے کے لئے مسلح فوج کو بھی حرکت میں لایا جا سکتا ہے۔ بین الاقوامی نظام کی افواج اتنی مضبوط ہونی چاہئیں۔ کہ ظالم ملکوں کو پتہ لگ جائے۔ کہ اگر وہ تشدد پر اتر آئیں تو ان کو شکست دی جائے گی"۔ (پرتاپ ۱۴ ر اکتوبر)

اس قسم کے اعلانات سے ظاہر ہے۔ کہ لیگ آف نیشنز کے لئے اسلام کا یہ اصل پوری طرح تسلیم کر لیا گیا ہے۔ کہ اس کے ہاتھ میں بہت بڑی فوجی طاقت ضرور ہونی چاہئے۔ اسی طرح اگر اسلام کے دوسرے اصول کو بھی پیش نظر رکھا گیا۔ تو یقیناً دنیا اس قسم کی تباہی و بربادی کا منہ نہ دیکھیگی۔ جس طرح کی بربادی اس نے اب دیکھی ہے۔ لیکن اگر ایسا نہ کیا گیا۔ تو یاد رہے کہ موجودہ جنگ سے بھی زیادہ خطرناک اور تباہ کن جنگ کا دنیا کو بہت جلد سامنا کرنا پڑے گا۔ اور لیگ آف نیشنز اور سکیورٹی کونسل اس وقت بھی دھری کی دھری رہ جائے گی۔

پنجاب میں توسیع تبلیغ

پنجاب میں توسیع تبلیغ کے لئے حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی سیدنا المصلح الموعود اطال اللہ بقاءہ و اطلع شموس طالعہ نے ۱۸ نئے دیہاتی مراکز قائم کرنے منظور فرمائے ہیں۔ ان مراکز میں ایک ایک مبلغ متعین رہے گا۔ جو اپنے حلقۂ عمل میں مقامی جماعتوں کے تعاون کے ساتھ تبلیغی جدوجہد کے لئے ذمہ دار ہوگا۔ مراکز کے انتخاب کا سوال درپیش ہے۔ تحصیل گورداسپور۔ تحصیل بٹالہ کی جماعتیں تبلیغی نقطۂ نظر سے "تبلیغ مقامی" کے حلقۂ عمل میں ہیں۔ ان کو چھوڑ کر پنجاب کی باقی تمام دیہاتی جماعتوں کے پریذیڈنٹوں و سیکرٹریان تبلیغ کو چاہئے کہ جلد سے جلد اور ہر صورت میں بیس اکتوبر سے پہلے پہلے مندرجہ ذیل معلومات خاکسار کو بھجوا دیں۔ جو دیہاتی جماعتیں مطلوبہ معلومات ارسال نہیں کریں گی۔ ان کا نام حضرت اقدس کی خدمت میں پیش نہیں ہو سکے گا۔ اور اس طرح ممکن ہے کہ وہ مرکزی برکات سے محروم رہیں۔

نور الدین منیر انچارج بیعت دفتر پرائیویٹ سکرٹری

(۱) اپنے گاؤں کا نام ڈاک خانہ تحصیل و ضلع۔

(۲) اپنے گاؤں کے اردگرد کے دس گاؤں کے نام معہ ڈاک خانہ تحصیل و ضلع اور اپنے گاؤں سے ان دس دیہات کا فاصلہ اور سمت۔

(۳) اپنے گاؤں اور اردگرد کے دس گاؤں کے متعلق مندرجہ ذیل معلومات:۔

(ا) کل آبادی (ب) کل تعداد احمدی مرد و عورت (ج) مسلمان کتنے اور کس کس فرقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ (د) کیا ادنےٰ اقوام کے لوگ موجود ہیں۔ اگر ہیں تو کتنے اور کس مذہب سے تعلق رکھتے ہیں۔ (ہ) کیا گاؤں کے احمدیوں کی رشتہ داریاں اردگرد کے دیہات میں ہیں۔ اگر ہیں تو کس کس گاؤں میں (ز) کیا ملحقہ دیہات کے لوگ متعصب تو نہیں ہیں۔ (س) جنوری ۱۹۴۴ء سے ستمبر ۱۹۴۴ء تک تعداد بیعت کنندگان (ش) مسجد احمدیہ ہے یا نہیں۔

بطور افراد انصار اللہ کی ممبری کی منظوری

مندرجہ ذیل احباب کی ممبری انصار اللہ جات۔ بطور افراد حسب قواعد انصار اللہ موصوفہ اخبار الفضل ۷ ر جون ۱۹۴۴ء وشق علا منظور کی جاتی ہے۔ دعا ہے اللہ تعالےٰ ان کو اپنے فرائض منصبی کے بجا لانے کی توفیق عطا فرمائے۔

(۱) مولوی مسیح الدین صاحب جماعت احمدیہ پارہ چنار۔ (۲) ملک حسن خان صاحب گورنمنٹ پنشنر چھنی ناجہ ریحاں۔ (۳) بابو برکت علی خان صاحب کنٹر یکٹر موضع بٹھیاں ضلع گجرات (۴) چوہدری اللہ داد خان صاحب موضع مجلس ضلع گجرات (۵) برکت علی صاحب ہیڈ کانسٹیبل پولیس قلعہ عبد اللہ (۶) بابو احمد جان صاحب کشتی۔

قائد عمومی مرکزیہ مجلس انصار اللہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نمائندگان سے!

امسال مجلس شوریٰ کے نمائندگان نے احمدیہ ہاسٹل میں بہت زیادہ دلچسپی کا اظہار کیا۔ احمدیہ ہاسٹل واقعی اسی دلچسپی کا مستحق ہے کیونکہ وہ آئندہ نسل کی تربیت گاہ ہے۔ مگر یہ دلچسپی اس امر کی متقاضی ہے کہ آپ اپنی جماعتوں کے تمام لاہور کے کالجوں میں تعلیم پانے والے نوجوانوں کو احمدیہ ہاسٹل میں داخلہ کے لئے سعی فرما کر اپنے بیان کی سنجیدگی کا عملی ثبوت مہیا فرماویں۔

غلام مصطفےٰ سپرنٹنڈنٹ احمدیہ ہوسٹل لاہور۔

لہولگا کر شہیدوں میں شامل ہونے کا موقعہ

"میں جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ گو سال کا زیادہ عرصہ گذر چکا ہے۔ مگر اب بھی لہو لگا کر شہیدوں میں شامل ہونے کا موقعہ ہے"

اب ایسا ہی موقعہ آگیا ہے۔ کیونکہ سال دہم ختم ہو رہا ہے۔ بلکہ پہلا دس سالہ دور ختم ہو رہا ہے۔ اس لئے وہ احباب جن کا سال دہم کا چندہ ابھی ادا نہیں ہوا۔ یا گذشتہ سالوں کا بقایا ہے۔ وہ ۳۰ ر نومبر ۱۹۴۴ء تک اپنا دس سالہ پورا حساب مرکز میں داخل کر دیں۔ اللہ تعالےٰ توفیق بخشے۔

فنانشل سکرٹری تحریک جدید

کمیوٹ شدہ پنشن پر چندہ لازمی ہے

جملہ احباب جماعتہائے احمدیہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ حسب فیصلہ مجلس مشاورت پنشن کی کمیوٹ شدہ رقم پر موصی اور غیر موصی احباب کیلئے چندہ ادا کرنا لازمی قرار دیا گیا ہے۔ جن دوستوں سے ... پاس ریزرو نظام وصیت اموال کی ہدایات نمبر ۱۵ رسالہ کے صفحہ ۲۲ پر ملاحظہ فرمالیں۔ ناظر بیت المال

اخبار احمدیہ

ایک افسوسناک حادثہ

کل خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کے اختتام پر شام کے وقت جبکہ لوائے خدام الاحمدیہ کا پول اکھاڑا جا رہا تھا۔ اور مستری فضل حق صاحب ٹھیکیدار اپنے ایک مزدور سمیت پول اکھیڑ رہے تھے۔ پول کسی وجہ سے ٹوٹ گیا۔ اور مستری مولا داد صاحب کے سر پر لگنے سے انہیں ایسی سخت چوٹ آئی کہ ہسپتال لے جاتے ہوئے ان کی وفات ہو گئی انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ہمیں اس حادثہ میں مرحوم کے لواحقین سے دلی ہمدردی ہے۔ احباب دعائے مغفرت فرماویں۔ (نامہ نگار سالانہ اجتماع)

تقرر سکرٹری مال

(۱) منشی محمد حسین صاحب کی جگہ شیخ فضل الٰہی صاحب کو بطور سکرٹری مال محلہ دار العلوم قادیان مقرر کیا جاتا ہے۔ (۲) آئندہ کیلئے سید محمد شفیع صاحب منشی فاضل کو سیکرٹری مال جماعت احمدیہ قیام پور ضلع گجرانوالہ مقرر کیا جاتا ہے۔ ناظر بیت المال

درخواست دعا

(۱) خاکسار کو ۵ ر اکتوبر کی رات نماز عشاء کے وقت مسجد میں سانپ نے ڈس لیا تھا۔ لیکن خدا کے فضل سے ڈاکٹری امداد فوری طور پر پہنچ جانے سے خطرہ پر قابو پا لیا گیا۔ ورم میں کافی کمی ہے لیکن تکلیف کافی ہے۔ دوسرے بخار بھی برابر ہو جاتا ہے۔ گو تیز نہیں ہوتا۔ مزید یہ کہ زخم دیکھنے سے معلوم ہوا ہے کہ پیپ پڑ گئی ہے۔ جسکی وجہ سے اکثر تکلیف محسوس ہوتی ہے۔ اسلئے احباب جماعت سے درخواست ہے۔ کہ میری صحت کے لئے دعا کریں میں ممنون ہونگا۔ فتح محمد خان ناصر آباد سندھ۔

(۲) ماسٹر اللہ دتا صاحب سکول ماسٹر سری گوبند پور کو بعض مشکلات درپیش ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ ان کی مشکلات دور فرمائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شکرِ الٰہی

از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب

میرے علم میں دو چیزیں ایسی ہیں۔ جن کو بچہ بچہ جانتا ہے۔ مگر ان کو سمجھنے یا ان سے فائدہ اٹھانے کا طریق عموماً لوگوں کو معلوم نہیں ہوتا۔ ایک یہ کہ شکر کیونکر کیا جائے۔ دوسرے یہ کہ موت کو کس طرح یاد کیا جائے۔ موت کے متعلق پھر کسی وقت عرض کرونگا۔ اس وقت شکر کے متعلق مختصراً بیان کرتا ہوں۔

شکر کے معنے

شکر کے معنی ہیں نیکی کے بدلہ کسی کی تعریف کرنا۔ یا مختصراً عرفانِ احسان اور حمد و ثنائے جمیل۔ یہ انسان کے اعلےٰ اخلاق میں سے ایک خُلق ہے۔ لیکن ایک غلطی میں ابھی دُور کئے دیتا ہوں۔ وہ یہ کہ اکثر لوگ شکر کو صبر سے اعلیٰ جانتے ہیں۔ اور بعض صبر کو شکر سے اعلیٰ کہتے ہیں۔ اور بحثیں کرتے ہیں۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ صبر کا درجہ شکر سے اعلےٰ ہے۔ یہاں دلائل بیان کرنے کی ضرورت نہیں۔ صرف ایک غلطی کا دور کرنا مقصود تھا۔ ہاں خاص حالات میں اور خاص لوگوں کے لئے شکر بھی صبر سے بڑھ سکتا ہے۔

منعم اور نعمت

واضح ہو کہ اللہ تعالےٰ ہی محسن اور منعم حقیقی ہے۔ اس کے سوا عالم میں جو بھی چیز ہے وہ نعمت ہے۔ یا نعمت بن سکتی ہے غرض سوائے منعم حقیقی کے ہر چیز ہر مخلوق ہر مجازی منعم دراصل کسی نہ کسی رنگ میں نعمت ہی ہے۔ یہ نہیں۔ کہ صرف روٹی کپڑا میوے ہی نعمت ہیں۔ ماں بھی نعمت ہے اور باپ بھی۔ نبی بھی نعمت ہے۔ اور استاد بھی۔ علم بھی نعمت ہے اور صحت بھی۔ یہاں تک کہ موت بھی نعمت ہے۔ اور بیماری بھی۔ بلکہ شیطان اور جہنم بھی نعمت ہیں۔ ہم بعض چیزوں کو جو نعمت ہیں اپنی غلطی کی وجہ سے زحمت بنا لیتے ہیں۔ ورنہ مسئلہ یہی ہے۔ کہ ہمارا ایک منعم ہے۔ اور باقی ہر چیز نعمت ہے۔ نعمت کو منعم جاننا شرک ہے۔ اور منعم حقیقی کو منعم جاننا شکر۔ شکر کرنے کے یہ معنے نہیں کہ "خدا کا بڑا شکر ہے"۔ مگر عملاً خدا کی شکایت کرتے رہنا۔ پس زبان اور دل دونوں سے شکر کرنا چاہیئے۔ یعنی احسان ماننا دل سے اور تفصیلی ذکر زبان سے یہ دونوں لازمی ہیں۔ اس لئے انعامات اور احسانات کا گنتے رہنا شکر کی تکمیل کے لئے ضروری ہے۔ علاوہ احسان شماری کے ہر چیز کو دیکھ کر انسان یہ سمجھے۔ کہ یہ نعمت ہے۔ پھر اس نعمت کے فائدے اپنے لئے اور اپنے متعلقین کے لئے اور بنی نوع انسان کے لئے سوچے۔ جب یہ عادت ہو جاتی ہے۔ تو شاکر اکثر خدا کی نئی نئی نعمتیں اپنے اوپر پاتا ہے۔ اور ان کو گنتے گنتے تھک جاتا ہے۔ مگر پھر بھی نہیں گن سکتا۔ اس حالت کا نام دراصل شکر ہے۔ اور شکر کا لازمی نتیجہ ہے محسن کی محبت

بظاہر مضر اشیاء بھی نعمت ہیں

میں نے بیان کیا تھا۔ کہ ہمارے چاروں طرف نعمتوں کے ڈھیر کے ڈھیر لگے ہوئے ہیں۔ اور ہر چیز سوائے اللہ تعالےٰ کی ذات کے ہماری حقیقی منعم و محسن نہیں ہے لیکن جب بعض چیزیں بظاہر ایذا اور تکلیف بھی پہنچاتی ہیں۔ ان کو ہم کس طرح نعمت کہہ سکتے ہیں؟ یہ سوال بعض لوگوں کو اٹھتا ہی سو واضح ہو۔ کہ ایسی موذی اور مضر چیزوں سے بچانا بھی خدا کا فضل ہے۔ اور ایسی موذی چیزیں خود کسی نہ کسی کے لئے نعمت ہوا کرتی ہیں۔ مثلاً سانپ کا زہر آجکل بعض بیماریوں کے لئے شفا ثابت ہوا ہے۔

شکر کے طریقے

شکر کے لئے ضروری ہے۔ کہ آپ جس چیز کو دیکھیں۔ اس کی حکمت اور فوائد کو معلوم کریں۔ کیونکہ جب تک کسی چیز کا فائدہ معلوم نہ ہو۔ اسکا نعمت ہونا محسوس نہیں ہو سکتا۔ وہ چیزیں جو آپ کی اپنی ذات کے لئے نعمت ہوں۔ ان کی طرف ایسی توجہ خاص طور پر کرنی چاہیئے۔ تاکہ آپکا نفس قدر شناسی کی وجہ سے خدا کے شکر کیطرف راغب ہو۔

اسی طرح جب آپ بار بار نعمتوں کو گنیں گے۔ اور ہر روز نئی نئی نعمتوں اور نئے نئے احسانوں کا خیال رکھیں گے۔ تو گو ابتدا میں تھوڑی نعمتیں ذہن میں آئینگی اور صرف انگلیوں پر ان کو شمار کر سکیں گے لیکن اس پر عمل کرتے کرتے آخر آپ اس قدر ماہر اور رواں ہو جائیں گے۔ کہ اپنے تجربہ سے ہی آپ کو یہ یقین حاصل ہو جائے گا کہ ہم ان نعمتوں کو نہیں گن سکتے اور اگر گننا شروع کریں۔ تو تھک جائیں گے مگر ان کا احاطہ نہیں کر سکیں گے۔ اسوقت خدا کے احسان اور اپنی احسان فراموشی دل پر نقش ہو کر بے اختیار یہ آیت آپ کے مونہہ سے نکلے گی۔ وان تعدوا نعمة اللہ لاتحصوھا ان الانسان لظلوم کفار (ابراہیم) پس بار بار نعمتوں کو گنو اور ہر روز نئی نئی نعمتوں کا خیال رکھو۔ اور ہر چیز کو کسی نہ کسی قسم کی نعمت سمجھو۔ ان کے فوائد پر غور کرتے رہا کرو۔ اور صرف ایک اور ایک ذات وحدہ لاشریک کو اپنا محسن و منعم سمجھو تب شکر کا لطف اٹھا سکو گے۔

یاد رکھو بہت سی نعمتیں مستقل ہیں اور بہت سی نئی نئی ہر روز اور ہر گھڑی نازل ہوتی ہیں۔ ان کا خاص خیال رکھنا ازبس ضروری ہے۔ ورنہ شکر کا موقعہ بے لذت ہو جائیگا۔

شکر کے طریقے

خدا کی نعمتوں کا دوسروں کے سامنے ذکر کرتے رہنا بھی ان کا شکر ہے۔ اور ان نعمتوں کا جائز استعمال بھی ان کا شکر ہے اور ان میں دوسرے لوگوں کو شریک کرنا بھی انکا شکر ہے۔ اور ان کی وجہ سے اپنی عبادات میں ترقی کرنا بھی ان کا شکر ہے۔

کوثر

انا اعطینٰک الکوثر میں کوثر کے معنی بکثرت اور لا انتہا نعمتوں کے بھی ہیں۔ اور ہر متنفس نعمتوں کی کثرت سے لدا ہوا۔ اور الٰہی انعامات سے دبا ہوا ہے۔ جس کے پاس کم سے کم نعمتیں ہیں۔ اس پر بھی اس قدر فضلوں کی بھرمار ہے۔ کہ حد و شمار نہیں اور منعم بھی بخیل اور کنجوس نہیں۔ وہ ہم سے کوئی بڑی قیمت بھی نہیں مانگتا۔ صرف شکر اور قدر دانی کا طالب ہے۔ وہ بھی ہمارے ہی فائدہ کے لئے۔ کیونکہ شکر نعمتوں کو بڑھاتا۔ اور ان میں ترقی کرتا ہے۔ دینے والے کی طرف سے کمی نہیں۔ جو کچھ کسر ہے۔ وہ لینے والوں کی طرف سے ہے۔ اور اگر کوئی شخص کسی نعمت سے محروم رکھا گیا ہے۔ تو اس لئے نہیں۔ کہ منعم کے خزانے خالی ہیں۔ بلکہ اسلئے کہ وہ نعمت اس شخص کے لئے مضر اور نقصان دہ ہے۔ اور اس کا نہ ملنا ہی اس کے لئے احسان اور نعمت ہے (ولو بسط اللہ الرزق لعبادہ لبغوا فی الارض) کسی چیز کو نعمت سمجھ کر شکر کرنے میں بعض دفعہ یہ دقت ہوتی ہے۔ کہ اس کا نعمت ہونا سمجھ میں نہیں آتا۔ اس لئے ایک اور طریقہ بھی اس کے لئے اختیار کرنا پڑتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ اگر فلاں چیز مجھ سے چھین لی جائے تو کیا نتیجہ ہو؟ اس وقت پھر معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس چیز کا فائدہ کیا ہے اکثر نعمتوں کے فائدے ہمیں نہیں معلوم ہوتے پھر جب وہ چھن جاتی ہیں تب پتہ لگتا ہے ہم پر کیا کیا احسان خدا کی طرف سے ہو رہے تھے۔ لڑائی سے پہلے لوگ دو آنہ سیر دودھ اور اڑھائی روپیہ من گندم پر غراتے تھے۔ اور اس نرخ کو ایک مصیبت سمجھتے تھے اب جبکہ آٹھ آنہ سیر دودھ اور دس روپیہ من گندم ہو گئی۔ تو پھر وہ آرام یاد کر کر کے روتے ہیں۔ ہمارے ہاں ایک بجلی کا پنکھا چھت میں لگا ہوا ہے۔ سات سال وہ چلتا رہا۔ اور ہمیں شکر کی توفیق نہ ملی۔ ایک دن سخت گرمی کے دنوں میں وہ بند ہو گیا۔ بس پھر کیا تھا یوں معلوم ہوتا تھا کہ سات سال کی جنت کے بعد ہم آج جہنم کی چاشنی چکھ رہے ہیں۔ یہی حال اور نعمتوں کا ہے۔

نعمائے الٰہی

شکر کے لئے انسان سب سے پہلے ان فضلوں کو دیکھے جو اسکی روح کے متعلق ہیں۔ جنمیں ایمان اخلاق اور خوشی وغیرہ جذبات داخل ہیں۔ پھر جسم کا نمبر ہے جسمیں اسکے حواس دماغی قوے صحت۔ رجولیت اور تمام اعضا کی درستی داخل ہیں۔ اسکے بعد وہ چیزیں جو مدار زندگی ہیں مثلاً موسم ہوا پانی خوراک وغیرہ۔ پھر وہ جو جسم کی زینت ہیں۔ اس کے بعد حسب نسب مال تعلیم، زمانہ، استاد، دوست، اولاد، خدمتگار، مکان، ساز و سامان

اس زمانہ کا امن۔ اور نئی ایجادیں مثلاً ریل موٹر کار ریڈیو۔ پریس وغیرہ وغیرہ۔ پھر طرح طرح کے علاج اور دوائیں۔ ملازمتیں۔ یہاں تک کہ آج کل ہم ایک پیسے کی برف سے وہ راحت حاصل کر لیتے ہیں۔ جس سے شہنشاہ اکبر باوجود اتنی بڑی سلطنت کے محروم تھا۔ علم کی وہ افراط کہ اللہ اکبر۔ اور ہنر کی وہ فراوانی کہ سبحان اللہ پھر ہر چیز کس قدر سستی کہ اذا الجنۃ ازلفت کا نظارہ سامنے آجاتا ہے۔ مذہب کے متعلق وہ آسانیاں کہ ہم نے نبی کا زمانہ پایا اور اس کے خلفاء کو دیکھا۔ زندہ خدا کا زندہ کلام سنا۔ اس کے نشانات ملاحظہ کئے اور ہدایت کے چمکتے ہوئے سورج کو گویا اپنی گود میں لے لیا۔ آجکل تو انسان دنیا کا کونہ کونہ اگر چاہے تو دیکھ سکتا ہے۔ میں تو سر درد کی ایک ٹکیہ۔ دمہ کی ایک پڑیا اور انڈی پنڈنٹ قلم کے ایک نب تک کا شکریہ بھی ادا نہیں کر سکتا۔ بڑی بڑی نعمتوں کو کہاں بیان کر سکتا ہوں۔ میرے لئے قادیان ایک نعمت ہے۔ یہاں کی نمازیں درس خطبے۔ رمضان۔ جلسہ کانفرنس۔ عیدیں نکاح اور جنازے ہر چیز ایک گرانبہا نعمت ہے۔ مسجد مبارک ایک نعمت ہے۔ اخبار الفضل ایک نعمت ہے بہشتی مقبرہ ایک نعمت ہے۔ صحابہ مسیح موعود علیہ السلام ایک نعمت ہیں۔ احمدیہ جماعت ایک نعمت ہے۔ غرض کہاں تک بیان کروں

زفرق تا بقدم ہر کجا کہ مے نگرم
کرشمہ دامن دل میکشد کہ جا اینجاست

روزانہ اخبارات کتابیں رسالے دل بہلانے کو۔ طرح طرح کے میوے۔ طرح طرح کی ترکاریاں طرح طرح کی مٹھائیاں۔ طرح طرح کی خوشبوئیں طرح طرح کے لباس ان کا ذکر بھی جانے دو۔ ایک تین پیسے کا کارڈ۔ اور ایک چند روپے کی گھڑی۔ بلکہ اس کا الارم بھی میرے لئے نئی نعمت ہے۔ قادیان میں منارہ اس کا گھنٹہ اور اس کی روشنی سب شکر کے قابل ہیں۔ بچوں کے لئے یسرنا القرآن اور بڑوں کے لئے خزینۃ العرفان اور تفسیر کبیر جیسی نعمتیں بخشیں۔ میں باہر نکلتا ہوں تو چھتری لگا کر شکر کرتا ہوں۔ گھر میں ہوتا ہوں تو بجلی کی روشنی پمپ کے پانی اور برقی پنکھے سے نعمتوں کا لطف اٹھاتا ہوں۔ گلیوں میں سے گذرتا ہوں تو ایک ادھر سے سلامتی کی دعا کرتا ہے۔ اور ایک ادھر سے۔ بیٹھتا ہوں تو ایسے لوگوں کے درمیان جن کی بابت فرمایا گیا کہ لا یشقی جلیسھم جن سے خدا کلام کرتا ہے۔ اور وہ خدا سے کلام کرتے ہیں دین وہ ملا جس میں کوئی نقص نہیں۔ کوئی رخنہ نہیں۔ سراسر اپنا فائدہ ہی فائدہ اور آرام ہے۔ عزیز رشتہ دار ایسے ملے کہ یا جنت میں ہیں یا جنت میں جائیں گے۔ ہمسائے وہ ملے جو فرشتہ سیرت ہیں۔ بیویاں ملیں کہ تیس سال سے ایک نے دوسری کو تُو کہہ کر خطاب نہیں کیا۔ گھر وہ بخشا کہ نہایت آرام دہ اور چھیانوے روپیہ کی مالیت سے خود بخود بڑھتے بڑھتے تیس ہزار کی مالیت کا ہو گیا محلّہ وہ عطا فرمایا جو دارالامان کا مرکز ہے۔ عزت وہ دی جس کا میں مستحق نہ تھا۔ یا اللہ میں تھک گیا اور ابھی روزانہ نئی نئی نعمتوں اور نئے نئے فضلوں کا تو ذکر بھی نہیں کر سکا۔ مجھے تو بیماری اور موت تک بھی تیری نعمتوں میں سے نظر آتی ہیں۔ تو نے ہی محض اپنے فضل سے میری وصیت میری زندگی میں ادا کرا دی اور تو نے ہی باوجود امراض کے مجھے غیر معمولی عمر بخشی۔ جب دنیا کا یہ حال ہے تو آخرت میں جو خیر اور ابقیٰ ہے۔ کیا کیا فضل نہ ہونگے سچ ہے وان تعدوا نعمت اللہ لا تحصوھا ان الانسان لظلوم کفار

اگر خدا طاقت عقل اور روانی بخشے تو دنیا کے کاغذ اور سیاہیاں ختم ہو جائیں۔ قلمیں گھس جائیں۔ مگر اے میرے خدا میرے منعم خدا تیری نعمتوں کی گنتی اور ان کا شکر پھر بھی ادا نہ ہو سکے میری تو عینک کا ایک شیشہ ہی اگر ٹوٹ جائے تو میں مصیبت میں پڑ جاتا ہوں۔ جاڑے میں اگر گرم جرابیں نہ ملیں تو قریب المرگ ہو جاتا ہوں۔ گھر کی بجلی فیل ہو جائے تو اندھوں کی طرح ٹٹولتا پھرتا ہوں۔ غرض ایک چھوٹی سے چھوٹی نعمت بھی ضائع ہو جائے تو زندگی تلخ ہو جاتی ہے۔ بڑی بڑی نعمتوں کے ضائع ہونے کا تو کیا کہنا! اللھم اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم یا اللہ دنیا اور آخرت میں اپنی رضا اور اپنے کوثر سے ہمیں متمتع فرما۔ اور اپنی بے نہایت رحمت اور وسیع اور ابدی جنت سے ہمکو سرفراز کر۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غیر مبایعین ہارے ہوئے دشمن کی طرح ہاتھ پاؤں مار رہے ہیں

آخر انبیاء علیہم السلام اور ان کے خلفاء ہی کامیاب ہوتے ہیں

حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے ایک منظوم کلام میں جماعت احمدیہ کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں:-

حالات پر زمانے کے کچھ تو دھیان کرو
بے فائدہ نہ عمر کو یوں رائیگاں کرو!
شیطان ہے ایک عرصہ سے دنیا پہ حکمران
اٹھو اور اٹھ کے خاک میں اس کو نہاں کرو
دکھلاؤ پھر صحابہ سا جوش و خروش تم
دنیا پہ اپنی قوت بازو عیاں کرو
پھر آزماؤ اپنے ارادوں کی پختگی!
پھر تم دلوں کی طاقتوں کا امتحاں کرو
دل پھر مخالفان محمدؐ کے توڑ دو!
پھر دشمنان دیں کو تم بے زباں کرو
پھر ریزہ ریزہ کردو بت شرک و کفر کو
کفار و مشرکیں کو پھر نیم جاں کرو
پھر خاک میں ملا دو یہ سب قصر شیطنت
نام و نشان مٹا کے انہیں بے نشاں کرو
پہونچا کے چھوڑ دو جھوٹوں کو ان کے گھر تلک
ہاں پھر سمند طبع کی جولانیاں کرو
ہاں پھر یلان فوج لعین کو پچھاڑ دو
میدان کارزار میں پھر گرمیاں کرو
پھر تم اٹھاؤ رنج و تعب دین کے واسطے
قربان راہ دین محمدؐ میں جان کرو
پھر اپنے ساتھ اور خلائق کو تو ملا!
نا مہرباں جو ہے اسے مہرباں کرو۔
پھر دشمنوں کو حلقۂ الفت میں باندھ لو
جو تم سے لڑ رہے ہیں انہیں ہم زباں کرو
سینہ سے اپنے پھر اسی مہ رو کو لو لگا
پھر دل میں اپنے یاد خدا میہماں کرو
پھر اس پہ اپنے حال زبوں کو عیاں کرو!
پھر اس کے آگے نالہ و آہ و فغاں کرو
ہاں پھر اسی صنم سے تعلق بڑھاؤ تم
پھر کاروان دل ادھر ہی رواں کرو
پھر راتیں کاٹو جاگ کے یاد حبیب میں
پھر آنسوؤں کا چشم سے دریا رواں کرو
پھر اس کی میٹھی میٹھی صداؤں کو تم سنو
پھر اپنے دل کو وصل سے تم شادماں کرو
ہاں ہاں اسی حبیب سے پھر دل لگاؤ تم
پھر منعمین لوگوں کے انعام پاؤ تم

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا مندرجہ بالا منظوم کلام پڑھ کر عجیب نقشہ میری آنکھوں کے سامنے آگیا کہ روحانی عظیم الشان ہستیوں کا دنیا کے بڑے سے بڑے انسانوں سے مقابلہ کرنا بالکل بے معنی اور عبث ہوتا ہے جس پاک وجود سے اللہ تعالیٰ کے علم میں موجودہ زمانہ کی اصلاح کا مشکل ترین کام لینا مقدر تھا اس کی فطرت میں وہ اہم امور پہلے سے ہی مرکوز پائے جاتے ہیں جیسا کہ ہم دیکھتے ہیں کہ انکشاف مصلح موعود سے سالہا سال پیشتر حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس منظوم کلام میں موجودہ ضرورت کا تمام پروگرام موجود ہے۔ اللہ اکبر! غور کرنے والی طبائع کے سمجھنے کے لئے یہی کافی ہے۔ اس کے ساتھ ہی میرا دوسری طرف ذہن منتقل ہوا۔ کہ ابتداء آفرینش سے آج تک اس امر کی تاریخ گواہ ہے کہ جس منہاج پر انبیاء علیہم السلام اور ان کی جماعتوں سے اہل دنیا سلوک کرتے چلے آئے ہیں۔ بعینہٖ وہی نظارہ اب ہمارے سامنے موجود ہے۔ جو بالخصوص ہم سے منقطع لوگوں یعنی پیغامیوں کی طرف سے آجکل ظہور میں آرہا ہے۔ یعنی جس وقت سے آسمانی جنبۂ ہدایت احمدیت سے ان کو محرومی ہوئی ہے۔ وہ برابر ہر قسم کی مخالفت کرتے چلے آرہے ہیں۔ اور آخرکار اب جس طرح تھکا ہوا اور شکست خوردہ دشمن ناکامی کو اپنی موت یقین کر کے ہاتھ پاؤں مارتا ہے یہی حالت اس وقت پیغامیوں کی ہے۔ کہ وہ اپنی مخالفت کی رو میں اس تیزی سے بہہ رہے ہیں کہ انتہا درجہ کی نا روا اور نا راست باتوں کے بیان کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ اور اسقدر پویاں قدم ہیں کہ حیرت ہوتی ہے کہ ان کی سمجھ پر کیوں پتھر پڑ گئے کہ اپنے زعم باطل میں تو سلسلہ عالیہ سے دلی عناد کا اظہار کر کے انتقام لے رہے ہیں مگر درحقیقت وہ اپنا ہی خطرناک نقصان کر رہے ہیں۔ آہ یہ لوگ جو حقیقتاً سلسلہ عالیہ سے منقطع شدہ ہیں اور اسقدر بیگانگت ہو گئی ہے کہ ان کی نظر میں سلسلہ احمدیہ کی ہر بات بری معلوم ہوتی ہے۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح مصلح موعود ایدہ اللہ تعالیٰ کی ذاتی دشمنی کی وجہ سے حضور ایدہ اللہ کی اعلیٰ سے اعلیٰ بات انکی نظر میں اس صفراوی مریض کی طرح جس کے اندر زہر یلا مادہ موجود ہو نیکے سبب اس کو مصفا اور خوش ذائقہ پانی کڑوا معلوم ہوا کرتا ہے قابل اعتراض ٹھہر جاتی ہے مثلاً پچھلے دنوں جبکہ حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی

اعلیٰ ترین خوبیوں کے متعلق نہایت لطیف زبان میں حقیقت بیان فرمائی۔ تو مولوی محمد علی صاحب کی نظر میں ایسا بے نظیر موقعہ ناواقف لوگوں کو بہکانے کا ہاتھ آگیا۔ جو آجتک ان کو میسر نہ آیا تھا۔ اور ایسا مشغلہ مل گیا ہے کہ رات دن مختلف طور پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بے نظیر مساعی اور روحانی بلند ترین مقام سے لوگوں کو بے خبر رکھنے میں مصروف ہیں۔ اور اس معیوب کام کو خدمت دینی سمجھ رہے ہیں۔ اس حالت کو دیکھ کر پنجابی مثل یاد آتی ہے "کھاہو کوڑھی جیہڑے تاں کلنکی" دراصل ان لوگوں کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے تو اسی وقت سے انقطاع ہو چکا ہے۔ جبکہ وہ سلسلہ خلافت سے منحرف ہوئے۔ بہر حال اب تک تو گلے پڑا ڈھول بجانے والی کیفیت بن گئی۔ نہ تو اپنی غلطی تسلیم کر کے احمدیت میں داخل ہو سکتے ہیں۔ اور نہ ہی صاف الفاظ میں علیحدہ ہونے کا اعلان کرنے کا حوصلہ ہے۔ گویا عجیب پریشانی ان کے لاحق حال ہے۔ اس لئے آخر ان کے ذہن میں یہ بات آئی کہ غلط باتیں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کر کے اور آخری کوشش سے کام لے کر دیکھیں کہ شاید کارگر ہو جائے۔ مگر ان کا یہ قیاس قطعاً غلط ہے۔ کیونکہ قرآن کریم میں بار بار اور زور سے اس بات کا اظہار فرمایا گیا ہے۔ کہ آسمانی سلسلوں کی مخالفت ضرور ہوا کرتی ہے۔ مگر آخر خدا کے مقرر کردہ انبیاء علیہم السلام و خلفاء ہی کامیاب ہوتے ہیں۔ اور فریق مقابل خائب خاسر ہو کر ہمیشہ کے لئے نامرادی کے گڑھے میں ڈال دیا جاتا ہے۔ کاش اس خطرناک بد انجام کو مدنظر رکھ کر پیغامی خدا تعالیٰ سے ڈریں اور اللہ تعالیٰ کے ارادوں کی مخالفت کر کے اپنے اوپر تکالیف اور مصائب کے دروازے نہ کھولیں۔

اس جگہ دو اور نہایت ضروری باتوں کا ظاہر کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ اول یہ کہ مولوی محمد علی صاحب اور ان کے پسندیدہ ہمخیال مولوی لبنقہ خالع صاحب کی اسلام اور بانی اسلام حضرت رسالت مآب سرور عالم رسول عربی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سردار الانبیاء خاتم النبیین سے روحانی اور دلی مناسبت کی یہ حالت ہے کہ مسٹر داس جنہوں نے نہ تو اسلامی توحید کو تسلیم کیا۔ اور نہ ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا اعتراف کیا۔ ان کی مدح سرائی میں یہاں تک لکھ مارا کہ ان کو کروڑوں مسلمانوں سے بہتر مسلمان وثوق سے ظاہر کیا گیا۔ جو اللہ تعالیٰ کی توحید پر ایمان لاتے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے واسطہ اتباع رکھنے کے بالکل خلاف ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ وھو فی الاٰخرۃ من الخٰسرین (سورہ آل عمران پ ۳ رکوع ۱۷)

"الاماں ایسے کمال سے الاماں" (فرمودہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام) کے الفاظ میری زبان پر خود بخود جاری ہو گئے۔ تو میں نے اس کے ساتھ کے اشعار مندرجہ ازالہ اوہام حصہ دوم جو صفات مسیح کے متعلق تحریر فرمائے گئے ہیں پڑھے۔ تو وہ بالکل مولوی محمد علی صاحب کے موجودہ حال پر چسپاں معلوم ہوئے فرماتے ہیں ؎

مولوی صاحب یہی توحید ہے　　سچ کہو کس دیو کی تقلید ہے
کیا یہی توحید حق کا راز تھا　　جس پہ برسوں سے تمہیں اک ناز تھا
ہے تعجب آپ کے اس جوش پر　　فہم پر اور عقل پر اور ہوش پر
کیوں نظر آتا نہیں راہ صواب　　پڑ گئے یہ کیسے آنکھوں پر حجاب
کیا یہی تعلیم فرقاں ہے بھلا　　کچھ تو آخر چاہیئے خوف خدا

دوسری بات قابل اظہار یہ ہے کہ حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ تعالیٰ کے ان الفاظ پر جو خطبہ ۲۰ / رجون ۱۹۴۴ء میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اعلیٰ ترین اور فضائل افراد شخصیت پر جو حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو کل گزشتہ۔ موجودہ اور آئندہ نسل انسانی پر خاص امتیازی طور پر حاصل ہے تقریر فرمائی۔ تو مولوی صاحب نے مقام مدح کو مقام ذم کے طور پر ظاہر کر کے لوگوں کے سامنے بیان کرنا شروع کر دیا۔ حالانکہ مولوی صاحب نے اپنے ۲۰ / فروری ۱۹۴۲ء کے خطبہ میں صاف طور پر الفاظ ذیل فرمائے "نبی کریم صلعم نے یہ فرما کر کہ انما انا بشر مثلکم اس راز کو کھولدیا کہ وہ کونسا انسانیت کا اعلیٰ مرتبہ اور شرف ہے جس کو حضور کا متبع حاصل نہیں کر سکتا" جو بالکل حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے فرمودہ الفاظ محولہ بالا کا خلاصہ ہے۔

ان حالات میں مولوی محمد علی صاحب ایم اے اور ان کے باقیماندہ محدود ہمخیالوں کی طرف سے محض اپنی دلی کدورت اور سلسلہ عالیہ سے بعد کے اظہار اور عوام کو گمراہ کرنے کیلئے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی ذات کے متعلق ناگفتنی الفاظ استعمال کرنے اور مباہلہ کے لئے بے معنی الفاظ اخبار میں شائع کر دینے پر ہرگز کچھ نہ بنے گا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا باعث ہے جو اصل خسارہ ہے۔ مطلب ہے کہ خدا تعالیٰ ہم سے جدا شدہ اشخاص کو دلی روشنی اور بینائی بخشے۔ آمین

اس موقعہ پر مجھے اکیس سالہ گزشتہ کا واقعہ یاد آگیا یعنی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۱۹۲۴ء میں ان موجودہ پیش آمدہ دشمنوں کی بیہودہ عداوتوں کا نقشہ اور ان کے انجام کار بے حقیقت ہو کر ختم ہو جانے اور دشمنوں کی سوختہ دی نامرادی کا حال کس طرح صاف الفاظ میں اور پختہ اعتماد سے سفر انگلستان کے دوران میں فرمادیا فرماتے ہیں ؎

اہل پیغام یہ معلوم ہوا ہے مجھکو
بعض احباب وفاکیش کی تحریروں سے
میرے آتے ہی ادھر تم پہ کھلا یہ راز
تم بھی میدان دلائل کے ہو زنجیروں سے
آزمائش کے لئے تم نے چنا ہے مجھکو
پشت پر ٹوٹ پڑے ہو مری شمشیروں سے
مجھکو کیا شکوہ ہو کہ میرے دشمن ہو
تم یونہی کرتے چلے آئے ہو جب پیروں سے
حق تعالیٰ کی حفاظت میں یہ یاد رہے
وہ بچائے گا مجھے سارے خطاگیروں سے
پھیر لو جتنی جماعت ہے مری بیعت میں
باندھ لو ساروں کو تم مکر کی زنجیروں سے
پھر بھی مغلوب رہوگے مرے تا یوم بعث
ہے یہ تقدیر خداوند کی تقدیروں سے
ماننے والے مرے بڑھ کے رہیں گے تم سے
یہ قضا وہ ہے نہ بدلے گی جو تدبیروں سے
مجھکو حاصل نہ اگر ہوتی خدا کی امداد
کب کے تم چھید چکے ہوتے مجھے تیروں سے
تم مرے قتل کو نکلے تو ہو پر غور کرو
شیشے کے ٹکڑوں کو نسبت بھلا کیا ہیروں سے
جن کی تائید میں مولا ہو انہیں کس کا ڈر
کہیں صیاد بھی ڈرتے ہیں نخچیروں سے

اللہ اکبر! صاحب دل انسان کے لئے کس قدر صاف معاملہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے حقیقی تعلق رکھنے والے خلفاء اور راست باز دل کے دل میں اللہ تعالیٰ کے وعدوں پر گویا حق الیقین ہوتا ہے۔ اور ان کی مثال بالکل عظیم الشان پہاڑ کی طرح ہوتی ہے کہ جس پر وہ گرے اسکو چکنا چور کر دیتا ہے۔ اور جو خود پہاڑ سے ٹکر لے وہ ریزہ ریزہ ہو کر فنا ہو جاتا ہے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار

خاکسار: عبد المجید خان ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ریٹائرڈ کپور تھلہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک نوجوان احمدی فوجی افسر کی مقامات مقدسہ کی سیر

لفٹیننٹ سید منصور احمد شاہ صاحب

نجاری انڈین آرمی وٹرنری کور نے مصر میں ایک سال کی ملازمت کے بعد پندرہ روز کی رخصت حاصل کر کے شام لبنان اور فلسطین کی سیر و سیاحت کی۔ اور اس کی تفصیل اپنے والد بزرگوار سید غلام حسین صاحب وٹرنری آفیسر بھوپال کو اپنے ۲۰ / مارچ ۱۹۴۴ء کے خط میں لکھی۔ اس خط کے اقتباسات درج ذیل کئے جاتے ہیں:-

بندہ شام۔ لبنان اور فلسطین کے ممالک دیکھنے کے لئے گیا۔ میری کتنی خوش نصیبی ہے کہ اس تھوڑے عرصہ میں کئی ایک بابرکت جگہیں دیکھنے کا موقع ملا پہلے میں شام کی ایک بندرگاہ بیروت کو گیا جو بحر روم کے ساحل پر واقع ہے۔ یہ معمولی سی جگہ ہے۔ یہاں سے میں حلب گیا۔ راستہ میں لبنان کی پہاڑیاں عبور کیں نظارہ بہت کچھ بھوپال کی پہاڑیوں سے ملتا جلتا تھا لیکن درخت اس قدر گھنے نہ تھے۔ صرف چنار کے درخت تھے مگر کشادہ۔ راستہ میں مشہور شہر زحلہ بھی دیکھا کہتے ہیں یہاں کے لوگ تمام دنیا سے زیادہ خوبصورت ہیں۔ یہ علاقہ مسلمانوں سے آباد ہے۔

یہاں کی عورتیں ایک خاص قسم کا برقع پہنتی ہیں۔ جو ہندوستان کے برقعہ سے ملتا جلتا ہے۔ اس کے دو حصے ہوتے ہیں۔ ایک اوپر کا یعنی سر والا اور دوسرا نیچے کا۔ سر پہ ہندوستان کا ٹوپی برقع نہیں ہوتا بلکہ ایک بڑا رومال ہوتا ہے جو ماتھے پر ایک فیتہ کے ساتھ بندھا ہوتا ہے۔ اور رومال چاروں طرف کندھوں کے برابر لٹکتا ہے۔ نچلا حصہ برقع کا پاؤں کے ٹخنے تک نہیں گرتا۔ بلکہ کچھ اوپر تک رہ جاتا ہے۔ نیچے جراب اور بوٹ نظر آتے ہیں یہ لباس اچھا اور بیکار دہ ہے۔ کیونکہ مستورات بآسانی چل پھر سکتی ہیں۔ ہند کے برقع کی طرح مقید نہیں ہوتیں

حلب میں ایک پرانا قلعہ دیکھا جو صدیوں سے شہر کی حفاظت کے لئے بنایا گیا تھا۔ اس میں داخل ہونے پر ایک قبر نظر آتی ہے جس پر ST. Georges Tomb لکھا ہوا ہے۔ اصل میں یہ قبر نہیں ہے۔ بلکہ کہتے ہیں کہ اس جگہ حضرت خضر علیہ السلام نمودار ہوئے تھے۔ اور ان کی یاد میں یہ جگہ بنا دیگئی قلعہ کے اندر جانے پر مسجد کے ایک مینارے تمام شہر نظر آتا تھا۔

یہ شہر ترکی کی حد پر واقع ہے۔ اور ترکی کی پہاڑیاں نظر آتی تھیں۔ اس سے آگے ہم نہیں جا سکتے تھے۔ اس کے بعد میں زکریا مسجد میں گیا۔ جس میں حضرت زکریا کا مزار ہے۔ وہاں پر عاجزی کے ساتھ سب کے لئے دعا کی گئی۔

پھر میں شام کے دارالسلطنت دمشق گیا۔ یہ بہت پرانا شہر ہے اور اسلامی نقطۂ نگاہ سے بہت اہمیت رکھتا ہے۔ دمشق میں عمید مسجد دیکھی۔ اس میں حضرت یحیٰی کا مزار ہے۔ یہاں بھی سب کے لئے دعا کرنے کا موقعہ ملا۔ اس مسجد میں کافی قالین اور قیمتی غالیچے تھے۔ میں ہر مسجد میں دو نفل ادا کرتا۔ اور دعا کرتا تھا۔ اس کے بعد اہلبیت کے مقبرہ پر گیا۔ یہاں پر تین قبریں قابل ذکر ہیں۔ پہلی قبر حضرت علیؓ کی صاحبزادی کی۔ دوسری حضرت امام حسینؑ کی صاحبزادی کی۔ بعد سلام و درود سب کے لئے دعا کی گئی۔ اس کے بعد میں حضرت سرور کائنات کی دختر حضرت فاطمہؓ کے مزار پر آیا۔ اور بعد سلام و درود خوب دعا کی۔ سب حد کھنڈرات سے گذر کر ان مزاروں تک رسائی ہوتی تھی۔ اگرچہ اوپر عمارات تعمیر کرا دی گئی ہیں۔ لیکن کوئی خاص پھول پھلواری نہیں۔ اور معمولی حالت میں ہیں۔ دمشق اچھا شہر ہے۔

اس کے بعد اگلے روز ہی میں بیروت آگیا۔ اور وہاں سے ایک اور بندرگاہ طرابلس دیکھنے گیا۔ یہ بندرگاہ اچھی ہے۔ اور شہر پکا۔ صاف اور چھوٹا۔ اس کے بعد فلسطین دیکھنے کا ارادہ کیا۔ شام اور لبنان دونوں ایک ہی علاقہ میں ہیں۔ البتہ شام میں پہاڑوں کے جو دو سلسلے ہیں۔ انہیں لبنان کہا جاتا ہے۔ اور یہاں کے لوگ ذرا خوبصورت مانے جاتے ہیں۔ واپسی پر میں فلسطین کی بندرگاہ حیفا میں ٹھیرا۔ یہاں پر ہمارے احمدی مبلغ بھی رہتے ہیں۔ لیکن ان سے ملاقات نہ ہو سکی۔ مجھے ان کا مکان جبل الکرمل پر تلاش کرنے سے نہ مل سکا۔ یہ یہودیوں کی بستی ہے۔ جو بہت امیر لوگ ہیں۔ اور زیادہ تر زراعت پیشہ ہیں۔ اور تجار بھی۔ پیسہ کمانا بنیوں کی طرح جانتے ہیں۔ ان کے برعکس عرب ہیں۔ جو کھانا جانتے ہیں۔ زیادہ محنتی معلوم نہیں ہوتے۔ یہودیوں کے سخت خلاف ہیں۔ اسلام کی وجہ سے نہیں بلکہ قومیت کی وجہ سے۔ عام عربوں کو اسلام کا کچھ علم نہیں۔ حیفا سے Telaviv گیا۔ یہودیوں کی بستی ہے۔ جو بہت خوبصورت اور نو آباد ہے۔ وہاں سے خدا تعالیٰ کی توفیق سے بیت المقدس گیا۔ سب سے پہلے مسجد اقصیٰ میں گیا۔ یہ کافی بڑی مسجد ہے۔ مگر بالکل تھوڑا حصہ آباد ہے۔ دروازہ کے اندر داخل ہوتے ہی ایک گنبد نظر آتا ہے۔ اس کے اندر ایک پہاڑی چٹان ہے۔ جس کے گرد ایک جنگلہ ہے۔ اس چٹان کو جو کہ پچیس فٹ لمبی اور چوڑی ہوگی عرب لوگ سخرۃ اللہ کہتے ہیں۔ اور مہندی تخت رب العالمین کہتے ہیں۔ کہتے ہیں۔ کہ اس جگہ حضرت ابراہیمؑ حضرت یعقوبؑ۔ حضرت اسحاقؑ اور حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سب عبادت کیا کرتے تھے۔ اسی مسجد کا حضرت سرور کائنات کی سیر معراج میں ذکر ہے۔ اس پہاڑی پر حضرت جبرئیلؑ کے پاؤں کا نشان دکھاتے ہیں۔ جو کہ ہاتھی کے پاؤں جتنا بڑا ہے۔ لیکن شیر کے پنجہ سے ملتا جلتا ہے۔ ایک طرف رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاؤں مبارک کا نشان بتاتے ہیں۔ جو کہ صندوق میں بند کیا ہوا ہے۔ اور اس پر ہاتھ لگا کر محسوس کیا جا سکتا ہے۔

پہلے حضرت ابراہیمؑ کے مصلے پر دو نفل ادا کئے۔ اور دعا کی۔ پھر حضرت سرور کائناتؐ کے مصلے پر دو نفل نماز ادا کی۔ اور خوب دردِ دل سے دعا کی۔ اس چٹان کے نیچے ایک غار ہے۔ جس کی بابت کہتے ہیں۔ کہ تمام پیغمبر کفار سے چھپ کر یہاں دعا کیا کرتے تھے۔ غار بند تھا۔ اس لئے اندر نہ جا سکا۔ دروازہ پر دعا کی۔ چٹان کی بابت یہ صحیح ہے کہ بارکت جگہ ہے۔ باقی نشان اور پنجہ اور پاؤں کے بارے میں خدا بہتر جانتا ہے۔ اس چٹان کے ساتھ صندوق میں حضرت سرور کائناتؐ کے ریش مبارک کے بال بھی بتاتے ہیں۔ لیکن یہ سال بھر میں صرف ایک بار ماہ رمضان میں دکھاتے ہیں۔

اس کے ساتھ ہی مسجد عمرؓ دیکھی۔ جو کافی بڑی ہے۔ غالیچے بچھے ہوئے تھے۔ اس میں بھی پیغمبروں کے مصلے بتاتے ہیں۔ حضرت عیسیٰؑ حضرت یعقوبؑ۔ حضرت امام حسن رضؓ وغیرہ سب کے مصلوں پر دو دو نفل ادا کئے۔

حضرت سلیمانؑ کا اصطبل بھی اس چٹان کے نیچے ہے۔ بہت بڑا ہے۔ اندر اندھیرا رہتا ہے۔ اس لئے اندر نہ جا سکا۔

جہاں پر میں نے قیام کیا۔ وہ ایک ہندوستانی ہوسٹل تھا۔ جس کے سامنے دو چھوٹی چھوٹی پہاڑیاں نظر آتی تھیں۔ ان کا نام التین اور زیتون ہے۔ ان کی ہی قسم اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں کھائی ہے۔ چنانچہ دونوں پہاڑیوں کی طرف منہ کر کے دعا کی گئی۔

طور سینین پر سے ہماری ریل گذری۔ ان پہاڑوں کے قریب ایک وادی ہے۔ جسے وادئ جہنم کہتے ہیں۔ کافی گہری ہے۔

اس کے بعد ایک گرجا دیکھا۔ یہ پہلے ایک چٹان تھی۔ جس پر گرجا بنا دیا گیا۔ اس جگہ حضرت عیسیٰ کو صلیب پر لٹکایا گیا تھا۔ اندر اسی من سونا لگا ہوا ہے۔ اور بہت سجایا ہوا ہے۔ وہ جگہ بھی دیکھی جہاں غار میں حضرت عیسیٰؑ کو قید کیا گیا تھا۔ پھر ایک ٹب دیکھی جس میں انہیں نہلایا گیا تھا۔ پھر وہ جگہ دیکھی۔ جہاں پر تین دن وہ رکھے گئے۔ یہ جگہیں صحیح ہیں اور اسی Mount Calvary پر یہ واقعات ہوئے تھے۔ پھر ایک مینار دیکھا جس پر سے حضرت عیسیٰؑ کا آسمان پر چلا جانا بتاتے ہیں۔ اور عمید مسجد دمشق میں وہ مینار بھی دیکھا تھا۔ جس کے متعلق کہتے ہیں۔ کہ اس پر حضرت عیسیٰؑ آسمان سے اتریں گے۔

یہاں سے بوقت شام خلیل الرحمن جگہ گیا۔ جہاں حضرت موسیٰؑ کا مقبرہ ہے۔ مجھے وہاں جا کر بہت دلی راحت ہوئی۔ خدا جانے کیوں۔ کہتے ہیں۔ یہاں کا پتھر دیا سلائی لگانے سے جلتا ہے۔ یہ ٹھیک ہے۔ مزار کے پاس حضرت موسیٰؑ کا مصلے تھا۔ وہاں نفل ادا کئے۔ پھر ان کے مزار پر درود پڑھا اور دعا کی۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ ان کا مزار کافی لمبا تھا۔ کہتے ہیں۔ کہ وہ بلند قامت تھے۔ حضرت موسیٰؑ کے مزار پر خانہ کعبہ کے غلاف کا ٹکڑا بھی لگا ہوا تھا۔ Dead Sea بھی دیکھا۔ جس میں حضرت لوطؑ کی قوم غرق ہوئی تھی۔ اور اب اگر ایک غیر تیراک اس پانی پر لیٹ جائے۔ تو وہ ڈوب نہیں سکتا۔ یہ صحیح ہے۔ اس پانی میں کچھ تیل کی ملاوٹ ہے۔ پانی صرف بیس فی صدی ہے۔ بہت گاڑھا پانی ہے۔ ہاتھوں پر تیل لگ جاتا ہے۔ اور صابن سے دھونے پڑتے ہیں۔ پانی میں آدمی لکڑی کی طرح پڑا رہتا ہے۔

اگلے روز ہم مقام Hebron گئے۔ اس جگہ کو غار انبیاء کہتے ہیں۔ بہت برکت کی جگہ ہے۔ اور بیت المقدس سے تیس میل کے فاصلہ پر ہے۔ یہاں پر سب سے آگے قبلہ کی طرف مسجد کے اندر حضرت اسحاقؑ اور ان کی اہلیہ صاحبہ کے مزار ہیں۔ اس سے پیچھے ہٹ کر حضرت ابراہیمؑ اور ان کی اہلیہ صاحبہ کے مزار ہیں۔ اور آخر میں حضرت یعقوبؑ اور ان کی اہلیہ صاحبہ کے مزار ہیں۔ سب پر درود پڑھا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اہل اسلام کیلئے بیس ہزار روپیہ انعام

۲۰۰۰۰

دنیا کی تمام مذہبی اقوام کی کتب سے یہ ثابت ہے۔ کہ جب لوگ اپنے مذہب کی اصل تعلیم فراموش کر کے گمراہی میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ تو رب العالمین کی طرف سے ایک ربانی مصلح مبعوث کیا جاتا ہے۔ جس کے ذریعہ دین کی تجدید ہوتی ہے۔ اور یہ سلسلہ متواتر جاری رہتا ہے۔ اسلام میں بھی یہ ربانی قانون مسلم ہے۔ جیسا کہ سرور انبیاء صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں۔ ان اللہ یبعث لھٰذہ الامۃ علیٰ راس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا یعنی یقیناً اللہ تعالیٰ اس امت کے لئے ہر صدی کے شروع میں ایک ایسے شخص کو مبعوث فرمائیگا۔ جو ان کے لئے ان کا دین تازہ کرے گا۔ (ابوداؤد) گذشتہ صدیوں میں ایسے ربانی مجدد دین کا ظہور برابر ہوتا رہا۔ اس طرح اس صدی میں خدا تعالیٰ نے حضرت مرزا غلام احمدؐ علیہ السلام کو مقرر فرمایا۔ بہت سے لوگ آپ کی جماعت کے عظیم الشان تبلیغی کارنامے دیکھکر یہ کہتے ہیں۔ کہ وہ آپ کو اس صدی کا مجدد ماننے کیلئے تیار ہیں۔ مگر آپ کے دوسرے دعووں کو جھوٹا کہتے ہیں۔ کیا جو شخص اس عالم الغیب کی طرف سے دنیا کی رہنمائی کیلئے مقرر کیا گیا ہو۔ وہ اپنی طرف سے جھوٹے دعوے کر کے لوگوں کو گمراہی میں مبتلا کرنے کی جرأت کر سکتا ہے؟ یہ خیال سراسر غلط ہے۔ ایسے خیال والے خدا تعالیٰ کے غضب کو بھڑکاتے ہیں۔ کیونکہ اس کے یہ معنی ہوئے۔ کہ خدا تعالیٰ نے باوجود عالم الغیب ہونے کے نعوذ باللہ ایسی سخت غلطی کی کہ اس صدی میں ایک صادق کو مبعوث کرنے کے عوض ایک کذاب کو منتخب کیا۔ نعوذ باللہ۔ اے لوگو! خدا کا خوف کرو اور کچھ تو عقل سے کام لو۔ تم اسی غلط عقیدہ پر اڑے رہو گے۔ اس لئے ہم تم پر حجت پوری کرنے کیلئے یہ چیلنج دیتے ہیں۔ کہ اگر تمہارا یہی خیال ہے۔ تو تمہاری نظر میں اس صدی کا خدا تعالیٰ کی طرف سے مبعوث کیا ہوا کون صادق ربانی مجدد ہے اسے پبلک میں پیش کرو۔ اور ہم تم کو بیس ہزار روپیہ دینے کو تیار ہیں۔ ورنہ صحیح بخاری کی یہ حدیث یاد رکھو۔ اور خوب یاد رکھو کہ مرتے ہی منکر و نکیر دونوں فرشتوں کی طرف سے یہ پرشش ہوگی۔ کہ تم نے اپنے زمانہ کے ربانی امام کو مانا نہیں۔ ماننے والوں کے لئے جنت ہے۔ اور منکرین کے لئے اسی وقت سے عذاب شروع ہے۔ خدا تعالیٰ تم پر رحم فرمائے۔ اور حق سمجھنے اور قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے تا تم بھی ہمارے روحانی بھائی ہو جاؤ۔ پھر ہم سب ملکر دنیا میں تبلیغ اسلام کے کام میں لگ جائیں۔ یہی خدا تعالیٰ نے ہماری زندگی کا مقصد قرار دیا ہے۔ اور ہم سب پر یہ بجا لانا فرض کیا ہے۔ (عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن)

اور دعا کی اور دو دو نفل بھی ادا کئے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے خاص عقیدت ہو گئی۔ اور ان کے مزار پر دوبارہ جا کر دعا کی۔ واپسی پر حضرت یونس علیہ السلام کے مزار کے قریب دعا کی۔ ایک جگہ ماقی حبل یا رد سبل کے پاس سے گذر ہوا۔ جو غالباً حضرت یوسف کی والدہ ماجدہ کھتی۔

یہاں ان کا مزار تھا۔ یہاں بھی دعا کی۔ یہاں پر یہودی لوگ شام کے وقت آ کر روتے ہیں۔ مسجد اقصیٰ کی ایک دیوار کے قریب بھی یہودی روتے ہیں۔ اسکو وائلنگ وال کہتے ہیں۔ یہ یہودیوں کی جگہ تھی۔ جو مسجد میں شامل ہو گئی۔ راستہ میں ایک گرجا آیا۔ اس جگہ پر حضرت مسیح

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آنکھوں دیکھی بات ہے

گرتی ہوئی قیمتیں آئندہ کے لئے بچت کرنے کا سبق سکھاتی ہیں

اگر پچھلے سال اور اس سال کے شروع میں لوگ روپیہ بچاتے۔ اگر حکومت قیمتوں پر سختی سے کنٹرول نہ لگاتی اور کارخانوں میں ضروری اشیا کی پیداوار کو نہ بڑھاتی تو قیمتیں اس وقت بھی ایسی ہی بے تحاشا بڑھتی ہوئی ہوتیں جیسی کہ پچھلے سال تھیں۔

مگر لوگوں کی ذاتی بچت اور حکومت کی انتظامی کارروائیوں کی بدولت قیمتیں اب گھٹ گئی ہیں جن لوگوں نے حماقت سے جائیداد، خام یا صنعتی اشیا میں روپیہ پھنسا دیا تھا انہوں نے اپنے سرمائے کو اپنی آنکھ سے گھٹتے دیکھ لیا۔

اور اتنا ہی نہیں۔ قیمتیں آئندہ بھی برابر گرتی رہیں گی عقلمندی سے کام لیجئے۔ گرتی ہوئی قیمتوں کے پھندے میں نہ آیئے۔

روپیہ بچایئے

اور سمجھداری سے لگایئے

پہلے کی طرح آج بھی ذیل کی باتیں روپیہ لگانے کا بہترین طریقہ ہیں۔ جب کبھی قیمتوں میں ایک آنے کی بھی کمی ہو تو ان مدوں میں لگے ہوئے روپے کی قیمت بڑھ جاتی ہے۔

امداد باہمی کی انجمنیں (کواپریٹو سوسائیٹیز)

بیمہ پالیسی (انشورنس)

بینک کا سیونگ کھاتا

ڈاک خانے کا سیونگ بینک

سرکاری قرضے

نیشنل سیونگز سرٹیفکیٹ

آرام و آسائش کی چیزوں کے بغیر گزارہ کیجئے۔ جنگ کے بعد نئے کپڑے، نئے فرنیچر، نئے مکان، سائیکلیں اور موٹریں خریدنے کیلئے کافی وقت ہو گا۔ اسوقت خرچ کرنیکے لئے اب روپیہ بچایئے

قوم کے لئے قومی جنگی مشاورتی کی اپیل

AAA 1114

سونے کی گولیاں رجسٹرڈ

یہ نایاب گولیاں پیشاب کے جملہ امراض کا قلع قمع کرتی ہیں۔ اور زائل شدہ طاقت کو بحال کر کے جسم کو فولاد کی طرح مضبوط بنا دیتی ہیں۔ قیمت عہ کی پانچ گولیاں

طبیہ عجائب گھر قادیان

تریاق کبیر

کھانسی۔ نزلہ۔ درد سر بچھو اور سانپ کے کاٹے کے لئے ذرا سا لگا دیجئے۔ ہر گھر میں اس دوا کا ہونا ضروری ہے۔

قیمت بڑی شیشی تین روپے۔ درمیانی شیشی عہ۔ چھوٹی شیشی اار ملنے کا پتہ:۔

دواخانہ خدمت خلق قادیان

ضرورت رشتہ

ایک تعلیم یافتہ گھرانے کی انیس سالہ مڈل پاس کنواری لڑکی کے لئے جو علاوہ دیندار ہونے کے امور خانہ داری میں ماہر ہے۔ ایک تعلیم یافتہ برسر روزگار احمدی رشتہ درکار ہے۔ خط و کتابت

معرفت مینیجر صاحب الفضل قادیان ہو

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

صوفیہ ۱۶ اکتوبر۔ وزیر خارجہ بلغاریہ نے اعلان کیا ہے کہ حکومت بلغاریہ نے یوگوسلاویہ کو اطلاع دے دی ہے کہ بلغاری فوج نے یوگوسلاویہ کو جس قدر نقصان پہنچایا ہے۔ بلغاریہ اس کا تاوان دینے کو تیار ہے۔ یہ تاوان صلح کانفرنس کا انتظار کئے بغیر ادا کر دیا جائے گا۔

لنڈن ۱۶ اکتوبر۔ برطانوی طیاروں نے ۲۵ منٹ کے اندر اندر جرمنی کے شہر ڈوئسبرگ پر ۵۰۰۰ ٹن بم برسائے۔ گویا ایک منٹ میں ۱۸۰ ٹن بم کے قریب۔ موسم خراب تھا۔ اس لئے اتحادی طیاروں کو خاص آلات کے ذریعہ نشانے پر بم پھینکنا پڑے جب ہوا باز واپس آئے۔ تو شہر آگ کے سمندر میں غرق ہو چکا تھا۔ اور آسمان پر دھوئیں کے سوا کوئی چیز نظر نہ آتی تھی۔ امریکن طیاروں نے کولون کو بہر طرح تباہ کیا ۱۳ بمبار اور ۸ امریکن شکاری ہوائی جہاز واپس نہ آ سکے۔

لنڈن ۱۷ اکتوبر۔ جنرل ولسن کے ہیڈ کوارٹر میں اعلان کیا گیا ہے کہ برطانوی فوج ایتھنز کے پرانے شہر میں داخل ہو گئی ہے۔ برطانوی فوج کے کمانڈر نے اپنے ایک اعلان میں یونانی عوام کو مطلع کیا ہے کہ برطانوی فوجیں یونان کو آزاد کرانے کے لئے ان کے ملک میں داخل ہوئی ہیں۔

بمبئی ۱۶ اکتوبر۔ مسٹر جناح نے برطانوی اخبار ڈیلی ورکر کے نمائندہ خصوصی کو ملاقات کے دوران میں کہا کہ پاکستان کی پوری اہمیت کو سمجھنے کے لئے اس امر کو ملحوظ خاطر رکھنا پڑے گا کہ ہندوستان کے چھ صوبوں یعنی سرحد بلوچستان سندھ پنجاب بنگال اور آسام میں مسلمانوں کی آبادی ۷ کروڑ یعنی آبادی کا ۷۰ فیصدی ہے مسلمان چاہتے ہیں کہ اس علاقے میں ان کی حکومت ہو۔

نیویارک ۱۷ اکتوبر۔ پیرس ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ پیرس گورنمنٹ کے سب سے بڑے پولیس افسر کو سزائے موت دے دی گئی ہے اس پر جرمنوں کی امداد کرنے کے الزام میں مقدمہ چلایا گیا تھا۔

لنڈن ۱۶ اکتوبر۔ جرمن نیوز ایجنسی نے اعلان کیا ہے کہ رومیل مر گیا ہے۔

لنڈن ۱۶ اکتوبر۔ ایک جرمن اعلان میں کہا گیا ہے۔ کہ رومانیہ اور یونان کی غداری کے باعث جرمن فوجوں کو بلقان کے ممالک کو خالی کرنا پڑا ہے۔ چنانچہ جنوبی یونان کو بالکل خالی کیا جا چکا ہے۔

بمبئی ۱۶ اکتوبر۔ معتبر طور پر معلوم ہوا ہے کہ امسال زائرین حج بیت اللہ کو سکوں کے تبادلہ اور فریضہ حج کی ادائیگی کے سلسلہ میں جو زائد ٹیکس وغیرہ ادا کرنے پڑ رہے ہیں۔ ان کی جانب مجلس اتحاد بین الہند والعرب نے حکومت سعودی کو توجہ دلائی ہے۔

دمشق ۱۶ اکتوبر۔ مجلس اتحاد بین الہند والعرب کو معلوم ہوا ہے کہ شام و لبنان کے وفود حجاز مقدس کے لئے روانہ ہو رہے ہیں۔ مقصد یہ ہے کہ امسال حج بیت اللہ کے موقع پر مختلف عرب ملکوں سے تمدنی و مجلسی تعلقات میں اضافہ کی صورت پیدا کی جائے۔ اور مکہ معظمہ کی کانفرنس میں شرکت کی جائے۔

واشنگٹن ۱۶ اکتوبر۔ محکمہ جنگ نے اس امر کا انکشاف کیا ہے کہ جرمنوں نے پہلی مرتبہ ایک امریکن جرنیل کو گرفتار کیا ہے جس کا نام بریگیڈیر جنرل آرتھر وانمن ہے۔

لنڈن ۱۶ اکتوبر۔ آزاد فرانسیسی لیڈر جنرل ڈیگال نے اس امر کا انکشاف کیا ہے۔ کہ اب تک تین لاکھ فرانسیسی جنگ میں ہلاک ہو چکے ہیں یا پھانسی پر لٹکائے جا چکے ہیں نیز تین لاکھ فرانسیسی دشمن کی قید میں ہیں۔

لنڈن ۱۶ اکتوبر۔ جرمن سمندر پار خبر رساں ایجنسی نے کہا کہ بلغاریہ کے سابق شاہ فرڈیننڈ کو جسے سلوواکیہ میں کمیونسٹوں نے قید کر رکھا تھا۔ جرمن فوجوں نے آزاد کرا لیا ہے۔

لاہور ۱۶ اکتوبر۔ کل گورنمنٹ ہند کے ممبر چیٹنگ اور ڈپلومیٹ سکرٹری ڈیپارٹمنٹ کے ہمراہ لاہور پہنچ گئے ہیں۔

لاہور ۱۶ اکتوبر۔ آل انڈیا اکالی کانفرنس کا اجلاس راجا گاندھی فارمولا اور گاندھی جی خط و کتابت میں مندرجہ تجویز کو مسترد کرنے کا ریزولیوشن پاس کرنے کے بعد اختتام پذیر ہوا۔

بمبئی ۱۶ اکتوبر۔ پانچ لاکھ روپے کے سونے کی پانچ سلاخیں جن میں سے ایک پچھلے دھماکہ میں چوری ہو گئی تھی۔ خفیہ پولیس فورٹ پولیس اور برطانوی فوج نے برآمد کی ہیں۔ اس سلسلہ میں ۱۵ اشخاص گرفتار کئے گئے ہیں۔

لنڈن ۱۶ اکتوبر۔ جرمنوں نے اتحادیوں سے اپنے رویہ کو پوشیدہ رکھنے کے لئے ابھی سے چالیں چلنی شروع کر دی ہیں۔ چنانچہ سویڈن میں جرمن مشینری وغیرہ پہنچا دی گئی ہے۔ اور وہاں ایک خفیہ جنگی بیڑہ تیار کیا جا رہا ہے۔ اس وقت میں مال جہاز جن کا وزن تین ہزار ٹن ہوگا۔ سویڈن کے جہاز راں کارخانوں میں تیار کئے جا رہے ہیں۔ بہت سے دوسرے جہازوں کا آرڈر دیا جا رہا ہے۔ ان جہازوں کی تعمیر کے لئے روپیہ جرمنی سے سویڈن بنکوں کے ذریعہ ادا کیا گیا ہے۔ روپیہ اور مشینری کے علاوہ جرمن ماہرین جہاز بھی سٹاک ہالم پہنچ رہے ہیں۔

لنڈن ۱۶ اکتوبر۔ روسی سائنسدانوں اور روسی ڈاکٹروں نے ان روسی سپاہیوں کو جو جاں کنی کی حالت میں تھے پھر سے زندہ کر لیا ہے۔ روسی ڈاکٹر میدان جنگ میں کافی مقدار میں خون اور ہوا بھرنے والی دھونکنی ہمراہ لے گئے تھے۔ اس خون کو ۳۷ و ۳۸ ڈگری سنٹی گریڈ حرارت میں رکھا گیا۔ اور جو زخمی سپاہی جاں کنی کی حالت میں تھے۔ پہلے ان کی ناڑیوں کو خون کا انجکشن کیا گیا۔ دھونکنی کے ذریعہ "ونڈ پائپ" ہوائی نالی کے اندر ہوا پہنچائی گئی۔ روسی ڈاکٹروں کا بیان ہے کہ اس طرح ۵۱ روسی مریضوں پر تجربے کئے گئے جن میں سے صرف دو پر ناکامی ہوئی۔

لنڈن ۱۶ اکتوبر۔ ہالینڈ میں انگریزوں کی جو فوج لڑ رہی ہے۔ اس کے ہیڈ کوارٹر سے ایک جنگی نامہ نگار لکھتا ہے کہ اگلے روز چند جرمن ہوائی جہاز آئے۔ اور تقریباً پانچ ہزار خطوط کے بہت سے تھیلے پھینک کر چلے گئے یہ خطوط ان جرمن بیویوں کے لکھے ہوئے تھے جن کے خاوند جرمن فوج میں لڑ رہے ہیں ان خطوط کے مطالعہ سے پتہ لگتا ہے۔ کہ جرمنی کی اندرونی حالت بہت خراب ہو رہی ہے اور عورتیں شکست کے خوف سے گھبرا رہی ہیں۔

برن ۱۶ اکتوبر۔ روم سے آمدہ ایک اطلاع مظہر ہے کہ نازیوں نے مسولینی کی فسطائی گورنمنٹ سے مطالبہ کیا ہے کہ فوجی قبضہ کے خرچ کے طور پر دس کروڑ پونڈ ہر ماہ ادا کرے نازیوں نے دھمکی دی ہے کہ اگر مطلوبہ رقم ادا نہ کی گئی تو وہ خود عوام پر ٹیکس لگا کر روپیہ وصول کریں گے۔

لاہور ۱۶ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ نارتھ ویسٹرن ریلوے پنجاب اور ملک کے دیگر حصوں میں نئی بس سروس چلانے کی تجویز کر رہی ہے۔ ریلوے نے پنڈی کشمیر ٹرانسپورٹ کمپنی کے پچاس فی صدی سے زیادہ حصے خرید لئے ہیں۔ اس وقت لاہور میں جو بس سروس چل رہی ہے۔ اس کے لائسنس کی میعاد ختم ہونے پر حکومت اسے اپنے ہاتھ میں لے لیگی۔

قاہرہ ۱۶ اکتوبر۔ بحیرہ روم کے اتحادی ہیڈ کوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے کہ اس وقت جرمن اپنی فوجیں ہوائی جہازوں کے ذریعہ بحیرہ ایجین کے جزیروں سے نکال رہے ہیں۔ اور امر یکیوں کے علاوہ وطن پرست یونانی بھی جرمنوں کو تباہ کر رہے ہیں۔

نئی دہلی ۱۶ اکتوبر۔ حکومت ہند نے اعلان کیا ہے کہ ۱۹۴۴ء کی چوتھی سہ ماہی کے لئے برطانوی حکومت نے حسب وعدہ تین لاکھ ٹن گندم اور گندم کی مزید اشیاء ہندوستان پہنچانے کا انتظام کر دیا ہے۔

واشنگٹن ۱۶ اکتوبر۔ بحر الکاہل کے جزیرہ فارموسا پر ہوائی اور سمندری لڑائیاں بڑے زور کی ہو رہی ہیں۔ واشنگٹن سے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ بھاری امریکی ہوائی جہازوں نے فارموسا پر پھر حملہ کیا۔ جمعہ کے روز جو حملہ کیا گیا تھا اس میں دشمن کے ۹۱ ہوائی جہاز برباد کئے گئے۔ انہیں ملا کر چار دن کی کارروائی میں ۶۰۰ سے زائد جاپانی جہاز ٹھکانے لگائے گئے۔ جنگی جہازوں سے اڑ کر ہوائی جہازوں نے فلپائن کی راجدھانی منیلا پر بھی حملہ کیا۔ اور جہازوں کو بھاری نقصان پہنچایا۔

کانڈی ۱۶ اکتوبر۔ اراکان میں اتحادی دستوں نے دو اور چوکیوں پر قبضہ کر لیا ہے ٹیڈم کے آس پاس ہمارے ہوا باز دشمن کے خندقی مورچوں پر نشانے لگاتے رہے۔

لنڈن ۱۶ اکتوبر۔ مغربی مورچے پر ہالینڈ میں آرنہم کے پاس رات کے وقت دریائے رائن کو عبور کر لیا گیا ہے۔ انگریزی فوج کے دستے آئرلینڈ میں اور ورلون کے پاس مارتے دھاڑتے آگے بڑھ رہے ہیں۔

لنڈن ۱۶ اکتوبر۔ جرمنی میں امریکی فوجیں آخن کے ایک ایک گھر سے جرمنوں کا صفایا کر رہی ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah